

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قربانی کے تین دن یا چار دن؟

تحقیق : محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

حافظ زبیر علی زئی

توضیح الاحکام

قربانی کے تین دن ہیں

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ محترم حافظ صاحب میری، اللہ سے دُعا ہے کہ اللہ آپکو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور اللہ آپکے رسالے ”الحدیث“ کو دن و گنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ محترم الشیخ ”الحدیث“ کا ہر شمارہ علم و تحقیق کا شاہکار اور تحقیقی مضامین کا گہوارہ ہوتا ہے۔ محترم الشیخ آپ نے رسالے کی قیمت سالانہ ۲۰۰ روپے رکھی ہے اگر یہ ایک رسالہ مجھے ۲۰۰ روپے کا بھی ملے تو میں یہ رسالہ لینے کے لئے تیار ہوں۔ اللہ آپکی اس محنت کو قبول فرمائے (آمین) مگر افسوس! اتنا تحقیقی رسالہ ہمارے اہل حدیث بھائیوں تک نہیں پہنچتا اور وہ قرآن و حدیث پر مبنی اس رسالے سے ناواقف ہیں۔ اہل حدیث بھائیوں کے علاوہ پاکستان کے تمام اہل حدیث علماء کے پاس بھی یہ رسالہ نہیں پہنچ رہا صرف چند ایک علماء کے پاس یہ رسالہ پہنچتا ہے۔ میری آپ سے اور تمام اہل حدیث بھائیوں سے گزارش ہے کہ اس رسالے کو اکثر اہل حدیث علماء تک پہنچائیں اور اہل حدیث طلباء جو مدارس میں پڑھ رہے ہیں وہاں بھی یہ رسالہ پہنچنا چاہئے تاکہ نوجوان نسل کے اندر علم و تحقیق کی لہر دوڑے اور وہ اس رسالے کو پڑھ کر تحقیق کی طرف آئیں اور وہ اسماء الرجال کا علم حاصل کریں اور وہ مسلک اہل حدیث کی خوب خدمت کر سکیں۔

محترم الشیخ صاحب! میرے اس خط اور میرے مندرجہ ذیل سوال کو ماہنامہ ”الحدیث“ میں شائع کریں۔ سوال یہ ہے کہ کیا چوتھے دن قربانی کرنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے؟ میں نے بعض علماء سے سنا ہے کہ چوتھے دن قربانی کرنے والی جو احادیث ہیں وہ ضعیف ہیں اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ قربانی تین دن ہے۔ اس سلسلے میں ہفت روزہ اہل حدیث میں فضیلۃ الشیخ عبدالستار حماد حفظہ اللہ نے دلائل

سے ثابت کیا ہے کہ قربانی چار دن ہے ان کے دلائل درج ذیل ہیں:

فضیلۃ الشیخ نے لکھا ہے کہ ”قربانی، عید کے بعد تین دن تک کیجا سکتی ہے۔ عید دسویں (۱۰) ذوالحجہ کو ہوتی ہے، اس کے بعد تین دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ ایام تشریق کو ذبح کے دن قرار دیا گیا ہے چنانچہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام ایام تشریق ذبح کے دن ہیں (مسند امام احمد ص ۸۲ ج ۴) اگرچہ اس روایت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ منقطع ہے لیکن امام ابن حبان اور امام بیہقی نے اسے موصول بیان کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (صحیح الجامع الصغیر: ۴۵۳۷)

بعض فقہاء نے عید کے بعد صرف دو دن تک قربانی کی اجازت دی ہے ان کی دلیل درج ذیل امر ہے:

قربانی یوم الاضحیٰ کے بعد دو دن تک ہے (بیہقی ص ۲۹۷ ج ۹) لیکن یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ کی مرفوع حدیث کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا جاسکتا لہذا قابل حجت نہیں۔ علامہ شوکانی نے اس کے متعلق پانچ مذاہب ذکر کئے ہیں پھر اپنا فیصلہ بایں الفاظ لکھا ہے: ”تمام ایام تشریق ذبح کے دن ہیں اور وہ یوم النحر کے بعد تین دن ہیں۔“ (نیل الاوطار ص ۱۲۵ ج ۵)

واضح رہے پہلے دن قربانی کرنا زیادہ فضیلت کا باعث ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اسی پر عمل پیرا رہے ہیں لہذا بلاوجہ قربانی دیر سے نہ کی جائے اگرچہ بعض حضرات کا خیال ہے کہ غرباء مساکین کو فائدہ پہنچانے کیلئے تاخیر کرنا افضل ہے لیکن یہ محض ایک خیال ہے جس کی کوئی منقول دلیل نہیں ہے۔ نیز اگر کسی نے تیرہ (۱۳) ذوالحجہ کو قربانی کرنا ہو تو غروب آفتاب سے پہلے پہلے قربانی کر دے کیونکہ غروب آفتاب کے بعد اگلا دن شروع ہو جاتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۳۸۔ ۳۹ تا ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ ۱۲ اپریل تا ۳ مئی ۲۰۰۷ء)

یہ وہ دلائل ہیں جن کو حافظ عبدالستار حماد حفظہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

محترم الشیخ صاحب مندرجہ بالا دلائل اور ان کے علاوہ چوتھے دن قربانی کے جتنے

دلائل ہیں ان کو بیان کریں اور ان کی اسنادی حیثیت کو واضح کریں اور اس مسئلہ قربانی کے بارے میں صحیح ترین تحقیق بیان فرمائیں، اللہ آپکو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

اس سوال کو الحدیث میں شائع کریں اور اس کا جواب تحریر فرما کر جوابی لفافے میں بھی ارسال فرمائیں۔ (خرم ارشاد محمدی۔ دولت نگر، گجرات ۲۹/ اپریل ۲۰۰۷ء)

الجواب: مسند احمد (۸۲/۴ ح ۱۶۷۵۲) والی روایت واقعی منقطع ہے۔

سلیمان بن موسیٰ نے سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ امام بیہقی نے اس روایت کے بارے میں فرمایا: ”مرسل“ یعنی منقطع ہے۔ (السنن الکبریٰ ج ۵ ص ۲۳۹، ج ۹ ص ۲۹۵)

امام ترمذی کی طرف منسوب کتاب العلل میں امام بخاری سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ”سلیمان لم یدرک أحدًا من أصحاب النبی ﷺ“، سلیمان (بن موسیٰ) نے نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کو بھی نہیں پایا۔ (العلل الکبیر ۳۱۳)

اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ کسی صحیح دلیل سے یہ ثابت نہیں ہے کہ سلیمان بن موسیٰ نے سیدنا جبیر رضی اللہ عنہ کو پایا ہے۔ آنے والی روایت (نمبر ۲) سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ سلیمان بن موسیٰ نے سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نہیں سنی۔

نیز دیکھئے نصب الراية (۶۱/۳)

روایت نمبر ۲: صحیح ابن حبان (الاحسان: ۳۸۴۳، دوسرا نسخہ: ۳۸۵۴) والکامل لابن عدی (۱۱۱۸/۳، دوسرا نسخہ ۲۶۰/۴) والسنن الکبریٰ للبیہقی (۲۹۶، ۲۹۵/۹) اور مسند البزار (کشف الاستار ۲/۲۷۷ ح ۱۱۲۶) وغیرہ میں ”سلیمان بن موسیٰ عن عبدالرحمن بن ابي حسين عن جبیر بن مطعم“ کی سند سے مروی ہے کہ ((وفي كل أيام التشريق ذبح)) اور سارے ایام تشریق میں ذبح ہے۔ یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے:

① حافظ البزار نے کہا: ”وابن ابي حسين لم يلق جبیر بن مطعم“ اور (عبدالرحمن) ابن ابی حسین کی جبیر بن مطعم سے ملاقات نہیں ہوئی۔

(المحرر الزخار ۳۶۴/۸ ح ۳۴۴۳، نیز دیکھئے نصب الراية ج ۳ ص ۶۱ والتمهيد نسخہ جدیدہ ۲۸۳/۱۰)

② عبدالرحمن بن ابی حسین کی توثیق ابن حبان (الثقات ۱۰۹/۵) کے علاوہ کسی اور سے ثابت نہیں ہے لہذا یہ راوی مجہول الحال ہے۔

روایت نمبر ۳: طبرانی (المعجم الکبیر ۱۳۸/۲ ح ۱۵۸۳) بزار (البحر الزخار ۳۶۳/۸ ح ۳۴۴۳) بیہقی (السنن الکبریٰ ۲۳۹/۵، ۲۹۲/۹) اور دارقطنی (السنن ۲۸۴/۴ ح ۴۷۱۱) وغیرہم نے ”سويد بن عبدالعزيز عن سعيد بن عبدالعزيز التميمي عن سليمان بن موسى عن نافع بن جبير بن مطعم عن أبيه“ کی سند سے مرفوعاً نقل کیا کہ ((أيام التشريق كلها ذبح)) تمام ایام تشریق میں ذبح ہے۔

اس روایت کا بنیادی راوی سويد بن عبدالعزيز ضعیف ہے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: ۲۶۹۲) حافظ بیہقی نے کہا: ”وضعه جمهور الأئمة“

اور اسے جمهور اماموں نے ضعیف کہا ہے۔ (مجمع الزوائد ۱۴۷/۳)

روایت نمبر ۴: ایک روایت میں آیا ہے کہ ”عن سليمان بن موسى أن عمرو بن دينار حدثه عن جبير بن مطعم أن رسول الله ﷺ قال: كل أيام التشريق ذبح“ (سنن الدارقطنی ۲۸۴/۴ ح ۴۷۱۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲۹۶/۹)

یہ روایت دو وجہ سے مردود ہے:

① اس کا راوی احمد بن عیسیٰ الخشاب سخت مجروح ہے۔

دیکھئے لسان المیزان (ج ۱ ص ۲۴۰، ۲۴۱)

② عمرو بن دینار کی جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

دیکھئے الموسوعة الحديثية (ج ۲ ص ۳۱۷)

تنبیہ: ایک روایت میں ”الوليد بن مسلم عن حفص بن غيلان عن سليمان بن موسى عن محمد بن المنكدر عن جبير بن مطعم“ کی سند سے آیا ہے کہ ”عرفات موقف وادفعوا من عرنة والمزدلفة موقف وادفعوا عن محسر“

(مسند الشاميين ۳۸۹/۲ ح ۱۵۵۶، ونصب الراية ۶۱/۳ مختصراً)

اس روایت کی سند ولید بن مسلم کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے اور اس میں ایام تشریق میں ذبح کا بھی ذکر نہیں ہے۔

خلاصہ التحقیق: ایام تشریق میں ذبح والی روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ہے لہذا اسے صحیح یا حسن قرار دینا غلط ہے۔

آثارِ صحابہ: روایتِ مسئلہ کے ضعیف ہونے کے بعد آثارِ صحابہ کی تحقیق درج ذیل ہے:

① سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”الأضحی یومان بعد یوم الأضحی“ قربانی والے دن کے بعد (مزید) دو دن قربانی (ہوتی) ہے۔

(موطاً امام مالک ج ۲ ص ۲۸۷ ح ۱۰۷۱۰ سند صحیح، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۹۷/۹)

② سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”النحر یومان بعد یوم النحر و فضلها یوم النحر“ قربانی کے دن کے بعد دو دن قربانی ہے اور افضل قربانی نحر والے (پہلے) دن ہے۔ (احکام القرآن للطحطاوی ۲/۲۰۵ ج ۱۵، وسندہ حسن)

۳) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”الأضحی یومان بعده“ قربانی والے (اول) دن کے بعد دو دن قربانی ہوتی ہے۔ (احکام القرآن للطحاوی ۲/۲۰۶، ۱۵۷، وھو صحیح)

۴) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”النحر ثلاثة أيام“ قربانی کے تین دن ہیں۔

(احکام القرآن للطحاوی ۲/۲۰۵ ج ۵۶۹، وهو حسن)

تنبیہ: احکام القرآن میں ”حماد بن سلمة بن كهیل عن حجة عن علي“ ہے جبکہ صحیح ”حماد عن سلمة بن كهیل عن حجة عن علي“ ہے جیسا کہ کتب اسماء الرجال سے ظاہر ہے اور حماد سے مراد حماد بن سلمہ ہے۔ والحمد للہ

ان کے مقابلے میں چند آثار درج ذیل ہیں:

① حسن بصری نے کہا: عید الاضحیٰ کے دن کے بعد تین دن قربانی ہے۔

(احکام القرآن للطحاوی ۲/۲۰۶ ج ۱۵۷۷ سنہ صحیح، السنن الکبریٰ للبیہقی ۹/۲۹۷ سنہ صحیح)

۲) عطاء (بن الی رباح) نے کہا: ایام تشریق کے آخر تک (قربانی ہے)

ہمارے فیس بک پیجز لائیک کریں!

www.facebook.com/DaeefHadiths

www.facebook.com/AhlulHadithWalAthar

www.facebook.com/MuhaddithZubair

www.facebook.com/SahihMadaniPhool

www.zaeefhadees.blogspot.com